دار زايد للثقافة الإسلامية
Zayed House For Islamic Culture

اسلام کا تصور رحمت

zhic.uae @zhic_uae zhic_uae zhic
800 555 اتصل على JUST CALL
P.O Box: 16090, Al Ain, U.A.E
www.zhic.ae contact@abudhabi.ae

دار زايد للثقافة الإسلامية
Zayed House For Islamic Culture

رحمت کا لفظ بظاہر چند حروف پر مشتمل ہے لیکن اسکے معانی بہت ہی وسیع ہیں اس لفظ کے معنی کی پاکیزگی اور عظمت کی وجہ سے اللہ رب العزت نے اپنے آپ کو اس صفت سے موصوف کیا ہے اور اپنی مخلوق کوبھی اس کی طرف رہنمائ کی ہے

اور اسے وہ ملکہ قرار دیا ہے جو لوگوں کو خیر کے کاموں پر آمادہ کرتا ہےکیونکہ جو شخص رحمت سے نواز دیا گیا وہ ایسا ہے جیسے اس کے لیے ہر قسم کا خیر جمع کر دیا گیا ہو

اور رحمت کی ایک بہترین شکل اللہ کی اپنے بندوں کی رعایت میں نظر آتی ہے اللہ نے اپنے اوپر رحمت کو لازم قرار دے دیا ہے اور فرشتوں نے بھی اللہ کی یہ صفت بیان کی ہے اور اسکی صفت رحمت کو صفت علم پر مقدم کیا ہے فرشتوں نے کہا" اے ہمارے رب آپ ہر چیز کو اپنی رحمت اور علم کے دامن میں سمیٹے ہوۓ ہیں"

جس بات کی سچائ غور وفکر کرنے والے کو پوری کائنات میں صاف طور نظر آتی ہے

اور دن و رات کو لانا لے جانا بندوں کے رزق کی ذمہ داری لینا بارش برسانا رسولوں کی بعثت کتابوں کا بھیجنا سب کچھ اسی کی رحمت کا کرشمہ ہے

اور یہ اللہ تعالی کی عظمت ہی ہے کہ اس نے اپنی مخلوقات میں رحم کا جزبہ رکھ دیا ہے جس کی وجہ سے آپ ماوؤں کو اپنے بچوں کے ساتھ چوپایوں کو اپنے نوزائدہ کے ساتھ بڑوں کو اپنے چھوٹوں کے ساتھ مضبوط اور توانا لوگوں کواپنے کمزوروں کے ساتھ رحم وکرم پیارومحبت اور شفقت و ہمدردی کرتے ہوۓ پائیں گے

یہ اللہ رب العزت کے رحمت کی چند جھلکیاں ہیں

اور اھل ایمان اس بات کےپابند ہیں کہ اللہ کی رحمت کے مظاہر میں غورو فکر کے ذریعہ اپنے ایمان باللہ کو مضبوط کریں جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے"تودیکھو اللہ کی رحمت کے آثار کو"

اور ہمارے لیۓ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے رحمت وشفقت آپکا خاصہ تھی جس میں آپ کو کسی تکلف کی ضرورت نہ تھی

آپ کی شخصیت وہ شخصیت تھی جو دوسروں کا بوجھ اٹھاتے رشتوں کو جوڑتے اور وقت کے ستائے ہوئے لوگوں کی مدد فرماتے اور اپنی امت کو رحم کرم پر ابھارتے آپ نے فرمایاکہ
"اللہ اپنے انہی بندوں پر رحم فرماتے ہیں جو خود رحم کرنے والے ہوں"
اور آپکی شفقت انسانوں جانوروں شجروحجر سب کوشامل تھی آپ مقتدیوں کی رعایت میں نمازمختصرکر دیتے بیواؤں اور یتیموں کے حق پر لوگوں کو ابھارتے اور جانوروں کو تکلیف دینے اور غلاموں کی سرزنش پر لوگوں کو تنبیہ کرتے
آپ اپنی امت کے لیئے اس قدر شفیق تھے کہ پوری رات ان کے لیئے دعائیں کرنے میں گزار دیتے کہ اے اللہ میری امت پر رحم فرما۔
اورجب سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مجبور خاتون کا واقعہ بیان کیا جواپنے دو بچیوں کے ساتھ آپ کے پاس کھانہ مانگ نے آئي تو آپ نے اسے تین کھجور دیا تو اس نے ہر ایک کو ایک ایک کھجور دے دیا اور تیسرا اپنی منہ کی جانب اٹھا یا ہی تھا کہ اسکی دونوں بیٹیوں نے دوبارہ مانگنے کے لیئے ہاتھ بڑھا دیا تو اس خاتون اس کھجور کے دو ٹکڑے کئے اور ان دونوں میں تقسیم کر دیا تو آپ نے اس خاتون کے اس عمل کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھا اور آپ نے فرمایا کہ
"اللہ نے اس کے اس عمل کی وجہ سے اس پر جنت کوواجب کر دیا"
اور جب مکہ آپ کے ہاتھوں پر فتح ہوا تو آپ نے فوری طور پر ایک قاصد بھیج کہ جا کر اھل مکہ کے گھبرائے ہوئے دلوں کو اطمئنان دلائے اور اعلان کرے کہ آج کا دن رحم کرم کا دن ہے
رحمت بھی دیگر عادات کی طرح پریکٹس اور مشق کے ذریعہ بڑھتی ھے تو جو شخص اپنے آپ کو صفت رحمت سے آراستہ کرنا چاہتا ہو تو اسے غیروں کے لئے خیر کے بازو پھیلا دینا چاہئے اور رحمت کے سب سے زیادہ مستحق ہمارے اپنے قریبی لوگ ہیں تو جس نے رحمت سے اپنے دل کو پر کرلیا ہو اسے اپنے والدین کے ساتھ نرمی سے پیش آنا چاہئےکیوں کہ وہی اس کے وجود کی بنیاد ہیں اپنی بیوی سے رحم کا سلوک کرنا چاہئےکیوں کہ وہی اس کی دکھ

سکھ کی ساتھی ہےاور اپنی اولاد پر رحم کرنا چاہئے کیوں کہ اس کے بعد وہی اس کے جانشین ہیں-

بلکہ پوری انسانیت کی مدد کرنی چاہئے جیسا کہ حدیث شریف میں موجود ہے کہ تم اس وقت تک مؤمن نہی ہو سکتے جب تک کہ آپس میں رحم نہ کرو صحابہ نے عرض کیا کہ ہم سب رحم کرنے والے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رحمت وہ نہی جو تم اپنے ساتھی کے ساتھ کرتے ہو بلکہ اس سے مقصود رحمت عامہ یعنی عمومی رحمت ہے"

تو رحمت ایمان کا ساتھی اور دل کی زبان ھے جسے نابینا پڑہتا اور بہرا سنتا ہے جس سےچھوٹے بڑے فیضیاب ہوتے ہیں مالدار اور فقیر یکساں خوشی محسوس کرتے ہیں

اور اگر لوگ آپس میں رحم کرنے لگیں تو محرومی اور بد نصیبی ایسے ہی ختم ہو جائے گی جیسا کہ صبح کی آمد سے رات کی تاریکی .